امریکہ چین تنازع اور پاکستانی مفاد(II)

آصف ملک

پاکستان چین تعلقات اور امریکہ چین مخاصمت کے خطے پر اثرات

اگر پاکستان اور چین کے درمیان تعلقات کو دیکھا جائے تو امریکہ اس تعلق کو مستقبل کے ایک ایسے بلاک کی صورت میں دیکھتا ہے جو خطے میں امریکی مفادات کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو یورپی یونین کی تشکیل میں جن دو ممالک نے اہم ترین کردار ادا کیا تھا وہ برطانیہ اور فرانس تھے جنھوں نے چار مارچ انیس سو سنتالیس کو ٹریٹی آف ڈنکریک سائن کیا جس نے مستقبل میں چل کر یورپی یونین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا، امریکہ سمجھتا ہے کہ پاکستان اور چین، روس اور دیگر ممالک کے ساتھ مل کر ایشیا میں یورپی یونین کی طرح کا ایک بلاک بنانا چاہتے تھے جس کے کچھ اشارے گزشتہ کچھ عرصے میں ہونے والی واقعات اور اس کے بعد چین اور روس کی جانب سے ایک دوسرے کی امریکہ یا یورپ کے حوالے سے مرتب کی گئی پالیسیاں بھی ہیں۔ چین کا بلٹ اینڈ روڈ (بی آر آئی) کو ابتدائی طور پر امریکہ کی جانب سے کوئی خاص مذاہمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا بلکہ ابتدائی طور پر جس وقت پاکستان کو اس پراجیکٹ کا حصہ بنایا گیا تو امریکہ نے اسے پاکستان کی معاشی بہتری کے ایک پراجیکٹ کے طور پر دیکھا مگر پھر وقت کے ساتھ ساتھ امریکہ کی سی پیک کے حوالے سے پالیسی میں شدت آتی گئی جس میں اس وقت تیزی دیکھی گئی جس وقت وسطی اور جنوبی ایشیا کے حوالے سابق ایکٹنگ امریکی اسسٹنٹ سیکریٹری آف اسٹیٹ ایلس ویلز نے سی پیک پر تنقید کرتے ہوئے "منصوبے کی شفافیت کے

ساتھ ساتھ اس کے مستقبل پر ہونے والے اثرات کے حوالے سے کہا کہ اس سے کرپشن میں اضافہ ہوگا اور پاکستان کے قرضوں میں اضافہ ہو جائے گا" جس کے جواب میں چین نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ سی پیک کا قرض پاکستانی کل بیرونی قرض کا محض چار اعشاریہ نو ارب ڈالر ہے جو کل قرض کا دسواں حصہ بنتا ہے۔

ایک جانب امریکہ کو اس امر کا بھی ادراک ہے کہ اگر پاکستان میں انفراسٹرکچر نہیں ہوگا تو پاکستان ترقی نہیں کرے گا اور اگر پاکستان ترقی نہیں کرے گا جو کسی کے مفاد میں نہیں، مگر امریکہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ پاکستان کا کل دارومدار چین پر ہو جائے شاید یہی وجہ ہے کہ امریکہ چین کے حوالے سے پاکستان پر براہ راست نہ تو کوئی پابندی لگاتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا اقدام کرتا ہے جس سے دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو بلکہ امریکہ چین کو براہ راست تنقید کے بجائے پاکستانی سسٹم کے اندر موجود مسائل کو اجاگر کر کے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے چاہے وہ ملکی معیشت ہو، ٹیکسز کا نظام ہو یا پھر برآمدات کے مقابلے میں درآمدات میں اضافہ۔ یہاں یہ بھی اہم ہے کہ گزشتہ دنوں پاکستان کو گرے لسٹ سے نکالا جانا بھی اس امر کا اشارہ ہے کہ دنیا اور بلخصوص امریکہ نہیں چاہتا کہ پاکستان گرے لسٹ یا بلیک لسٹ ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا ہے تو پاکستان کا کلی دارومدار چین پر جائے گا اور پھر وہ کسی دوسرے ملک کی بات نہیں سنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان چین کا رستہ روکنے کے لئے پاکستان پر دباو ڈالنے کے بجائے ہندوستان کو طاقت فراہم کر رہا ہے چاہے وہ معاشی ہو یا پھر دفاعی۔ امریکہ خطے میں چین کے مقابلے میں ہندوستان کو اپنا پارٹنر سمجھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ افغانستان سے انخلا کے بعد پاکستان کو بھی امریکہ نے سائیڈ لائن کر دیا ہے۔ ایسا کرنے سے خطے میں ایک واضع بلاک تشکیل دے رہا ہے جس کے نتیجے میں چین ہندوستان اور ہندوستان پاکستان کے درمیان بھی تعلقات کافی حد تک خراب ہو چکے ہیں، گزشتہ چار سالون کے دوران ہندوستان کی جانب سے پاکستان کے تعلقات کی بحالی کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا اور نہ ہی چین کے ساتھ بلکہ چین اور ہندوستان کے درمیان سرحدی کشیدگی کے بعد خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کسی وقت دونوں ملکوں کے درمیان جنگ شروع ہو جائے گی اسی طرح جس وقت ہندوستان نے کشمیر کا اسپیشل اسٹیٹس ختم کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی علاقوں میں سرجیکل اسٹرائیک کرنے کا دعوی کیا تو یہی خطرہ تھا کہ یہ نہ ہو ایٹمی جنگ یا پھر بڑے پیمانے پر خطے میں تباہی نہ ہو جائے۔ یہ وہ موقع تھا جس وقت امریکہ نے ہندوستان کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کا سوچا اور یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے اکتوبر دو ہزار انیس میں ہندوستان کے ساتھ جیوسپارشل انٹیلی جنس اور میزائل ٹیکنالوجی پر مذاکرات شروع کیئے جس پر بعد میں پاکستان نے کافی تحفظات کا اظہار بھی کیا تھا۔ یہاں یہ نقطہ بھی اہم ہے کہ

جنوبی ایشیا دنیا کا واحد حصہ ہے جہاں ایٹمی ہتھیار لازم و ملزوم ہیں کیونکہ پاکستان ہندوستان کو اپنا دشمن اور وجود کے لئے خطرہ سمجھتا ہے، اور ایٹمی ہتھیار ہی واحد ڈیٹرنس ہے، جبکہ ہندوستان، پاکستان اور چین کو بطور خطرہ سمجھتے ہوئے ایٹمی ہتھیاروں میں اضافہ کر رہا ہے جبکہ، چین کا ماننا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان دونوں اس کی سلامتی کے خطرہ ہے تو ایٹمی ہتھیار اس کی مجبوری ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان تعلقات کی خرابی کا اثر براہ راست پاکستان اور ہندوستان کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک پر بھی ہو گا جیسے، چین سری لنکا، پاکستان اور افغانستان میں بڑی سرمایہ کاری کر چکا ہے جبکہ ہندوستان بنگلہ دیش، نیپال اور ایران میں بڑا اسٹیک ہولڈر ہے، اسی طرح وسطی ایشیا اور مشرق وسطی کے ممالک میں چین اور امریکہ دونوں کا اثر ورسوخ بھی ہے اور سرمایہ کاری بھی، یعنی اگر چین اور امریکہ کے تعلقات اس نہج پر پہنچتے ہیں کہ واپسی کا رستہ نہ ہو تو پھر خطرہ ایک دم دوبلاکس میں تقسیم ہو جائے گا۔ سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کے پاکستان کے ساتھ تعلقات میں سرد مہری ہے مگر ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور متوقع دورے میں امید کی جارہی ہے کہ تعلقات کو دو ہزار اٹھارہ سے قبل پر ری سیٹ کر دیا جائے گا تو دوسری طرف ہندوستان نے بھی حالیہ کچھ عرصے میں عرب ممالک کے ساتھ بہت بڑی سرمایہ کاری ڈیلز کی ہیں اور سمجھا جارہا ہے اب پاکستان پر مزید مشکل ہو گی کہ وہ کیا فیصلہ لیتا ہے کیونکہ، عرب ممالک کا جھکاو امریکہ کی طرف ہے جبکہ ایران اور ترکی واضع طور پر سعودی عرب اور امریکہ مخالف ہیں تو ایسے میں پاکستان خطے میں وہ واحد ملک رہ جاتا ہے جس کے لئے فیصلہ لینا سب سے زیادہ مشکل ہے۔ چین کی طرف سے عرب دنیا پر امریکی اثر ورسوخ کا توڑ یہ کیا گیا کہ اس نے ایران میں چار سو ارب ڈالر کی ڈیل سائن کر لی تاکہ ایران کے ذریعے عرب دنیا بلخصوص سعودی عرب میں امریکی مفادات پر نظر رکھ سکے اور انہیں کاونٹر کر سکے۔ یہی وجہ ہے ایران میں اس وقت چین کے ساتھ ساتھ ہندوستان پر بڑے پیمانے پر سرمایہ لگا رہا ہے تاکہ اگر سی پیک کے پراجیکٹ کو آگے بڑھایا جاتا ہے تو پھر ایران ہندوستان کے بجائے چین کو اہمیت دے گا اور یہ پاکستان کے مفاد میں ہے، اور ایسا کرنے سے امریکی اثر ورسوخ کم اور چین کا زیادہ ہو گا۔ اسی طرح ماضی کے مقابلے میں افغانستان میں ہندوستان اور امریکی سرمایہ کاری میں وقت کے ساتھ ساتھ کمی آرہی ہے جبکہ چین افغان تنازع کے حل میں بھی اہم فریق کے طور پر سامنے آرہا ہے اگر آپ کو یاد ہو تو دوحہ میں ہونے والے امریکہ طالبان مذاکرات کے بعد چین اور طالبان کے درمیان بھی مذاکرات ہوئے تھے اور چین نے افغانستان پر طالبان قبضے کے بعد سے اب تک کوئی ایسا بیان نہیں دیا جس سے ایسا کوئی عندیہ ملتا ہو کہ چین افغانستان پر طالبان قبضے کے مخالف ہیں یا پھر اس سے ناخوش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چین نے گوادر کی بندرگاہ کو

آپریشنل کرنے میں نہ صرف سرمایہ لگایا بلکہ پاکستان کو قائل کیا کہ سی پیک پراجیکٹ میں سب سے پہلے گوادر کو آپریشنل کیا جائے تاکہ افغانستان کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے کیونکہ اگر افغانستان میں استحکام آئے گا اس کا براہ راست اثر پاکستان پر ہو گا۔

کیا پاکستان امریکہ اور چین کے درمیان قربت پیدا کر سکتا ہے

ساٹھ کی دہائی میں پاکستان نے صدر نیکسن کے دور میں بھی دونوں ممالک کو قریب لانے میں کردار ادا کیا تھا جبکہ سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دور صدارت میں جس وقت امریکہ اور چین کے درمیان حالات کشیدہ ہوئے تو سابق وزیر اعظم عمران خان نے متعدد بار امریکہ اور چین کے درمیان پُل بننے کا کہہ چکے ہیں، یہ دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان کے مفاد میں بھی ہے کہ خطہ کسی نئی سرد جنگ کا شکار نہ ہو اس کے لئے بہت دونوں ملکوں میں قربت پیدا کر سکتا ہے۔ ماضی میں جس وقت روس اور امریکہ کی سرد جنگ چل رہی تھی تب امریکہ چین کو خطرہ نہیں سمجھتا تھا کیونکہ چین اس وقت سخت معاشی بحرانوں کا شکار تھا، ساتھ ہی روس اور چین کے درمیان بھی تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ جہاں پاکستان کو معاشی مشکلات ہیں وہیں پاکستان کی جغرافیہ بہت اہم ہے، چین پاکستان پر اعتماد کرتا ہے تو سیٹو اور سینٹو کا ممبر ملک ہونے کے ناطے امریکہ کے بھی قریب رہا۔ روس امریکہ سرد جنگ کے دوران، دنیا میں دو سپر پاورز تھیں لیکن اب روس کے بجائے چین تیزی سے ابھرتی ہوئی طاقت ہے جو امریکہ کو چیلنج کر رہی ہے۔ چین امریکہ کی طرح ایشیا، افریقہ، یورپ اور جنوبی امریکہ میں اپنے فُٹ پرنٹس چھوڑ رہا ہے چاہے وہ دفاعی ہوں یا معاشی۔ اس وقت پاکستان کے پاس صرف ایک آپشن ہے اور وہ ہے دونوں ممالک میں سے کسی ایک کو ناراض نہ کرنا۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ افغانستان نے امریکی اور نیٹو افواج کے انخلا کے بعد پاکستان اور امریکہ کے سربراہان مملکت کا رابطہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی بڑی میٹنگ کی امید کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں آنے والے سیلاب پر امریکی سکریٹری آف اسٹیٹ انٹونی بلنکن کی وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری سے ملاقات تو ہوئی ہے مگر ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے کہ تعلقات بحال ہوں گے یا نہیں مگر ماضی میں بھی ہم نے یہی دیکھا ہے کہ امریکہ صرف پاکستان کو استعمال کرتا آیا ہے، پاکستان نے ہمیشہ امریکہ کے مفادات کا تحفظ کیا ہے لیکن امریکہ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ اسی طرح چین کے ساتھ بھی تعلقات میں توازن ہونا لازمی ہے اگر پاکستان کشمیر پر ہونے والے ہندوستان مظالم کا ذکر کرتا ہے تو چینی مسلمانوں کے حوالے سے بھی واضع پالیسی سامنے رکھنی چاہیے تاکہ مغربی دنیا پاکستان کی ساکھ پر سوال نہ اٹھا سکے، اسی طرح چین کے ساتھ تعلقات ہندوستان کے دشمنی سے منتھی نہیں ہونے چاہیے کیونکہ چین، ہندوستان سے ساتھ تجارتی تعلقات استوار رکھے ہوئے ہے دونوں ملکوں کے درمیان

اربوں ڈالر کے معاہدے سرحدی کشیدگی کے باوجود جاری ہیں۔ پاکستان پر لازم ہے کہ دیگر سارک ممالک کے ساتھ تو اپنے حالات بہتر کرے تاکہ اگر چین اور امریکہ دونوں کے ساتھ تعلقات میں کوئی کشیدگی آتی ہے تو پاکستان بلیک میل نہ ہو۔ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس میں امریکہ اور چین دونوں کے برابر کے مفادات ہیں، پاکستان کے لئے سنہری موقع ہے، چین پاکستان میں سرمایہ کاری کر رہا تو پاکستان امریکہ کو قائل کر سکتا ہے کہ امریکہ بھی پاکستان کے انفراسٹکچر میں اپنا حصہ ڈالے، نئے پلانٹس لگائے اور دوطرفہ میں اضافہ کرے، ساتھ ہی پاکستان کی توانائی ضروریات پوری کرنے کے لئے سول نیوکلیئر معاہدہ کرے تاکہ ملک میں انڈسٹری فعال ہو اور پاکستان کا چینی قرضوں پر دارومدار میں کمی واقع ہو۔ اس کے سو فیصد چانسز ہیں کہ چین پاکستان کی جانب سے اس قسم کے ہر قدم کی مخالفت کرے مگر پاکستان پر لازم ہو گا کہ چین کو قائل کرے اور بتائے کہ یہ ہمارے اور آپ کے مفاد میں ہے کیونکہ ون بلٹ ون روڈ پراجیکٹ پورے خطے کو جوڑنے کا پراجیکٹ ہے نہ کہ مختلف بلاکس بنا کر اس پر اپنی اجارہ داری قائل کرنے کا۔ اس تمام کے باوجود پاکستان کو چین اور امریکہ کے درمیان ایک متوازن اپروچ رکھنی چاہیے، نہ تو چین کے ساتھ تعلقات ہندوستان کی وجہ سے ہونے چاہیے اور نہ ہی امریکہ کا غلام بن کر رہنا چاہیے کیونکہ ہمیں امریکہ کا غلام نہیں اور دوست بننا ہے اور یہ پاکستان کے بالکل مفاد میں نہیں شہد سے میٹھی دوستی میں کڑواہٹ کا ذائقہ آئے۔

لکھاری ہم نیوز کے ساتھ منسلک ہیں اور کرنٹ افیئرز پروگرام "ہم مہر بخاری کے ساتھ" میں بطور پروڈیوسر اور ریسرچر خدمات سرانجام دے رہے ہیں